شَعْبَانُ تَهَيُّؤٌ لِرَمَضَانَ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِمَوَاسِمِ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ، وَالْخَيْرِ وَالْإِحْسَانِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُهُ وَرَحْمَتُهُ إِلَى الْأَنَامِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، ﴿**فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ**﴾.

عزیز دوستو، میرے نمازی بھائیو! ہم اور آپ اس وقت ایک عظیم مہینے کے دامنِ رحمت میں ہیں، ایک ایسا مہینہ جس میں ہمارے پروردگار کی رحمتیں پے در پے نازل ہوتی ہیں، اُس کی بخششیں ظُہور پذیر ہوتی ہیں، یہ ماہِ شعبان ہے، جو دو عظیم مہینوں کے درمیان جلوہ نُما ہے: ایک رجب، جو حرمت والا مہینہ ہے، اور دوسرا رمضان، جو عظمتوں والا مہینہ والا ہے.

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کو غنیمت جانتے اور اِسکے فُیوض وبرکات سے بھرپور استفادہ فرماتے، اور ہمیں بھی اس کی اہمیت یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے:

«ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ، بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ»، "رجب ورمضان

کے درمیان یہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غفلت برتتے ہیں". تاکہ اس فرمان کے ذریعے ہمیں زندگی میں بیداری کی اہمیت سکھائیں، اور یہ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے چشم پوشی نہ کریں، اور اس مہینے کو نفع بخش طریقے سے گزاریں.

تو میرے بھائیو، اللہ کے بندو! اِس مبارک مہینے میں اللہ کی عنایتوں کے مستحق بنیے، اِس کے اوقات کو غنیمت جانیے اور اِس کی قدر کیجیے، جیسا کہ ہمارے پیارے نبی، مُحمدِ مصطفیٰ، اَحمدِ مُجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے اس فرمان مبارک میں وصیت فرمائی: **«تَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ»**، "اللہ تعالیٰ کی رحمت کے عطیات کے درپے رہو، بلا شبہ اللہ اپنی رحمت کے عطیات کرتا ہے".

میرے بھائیو! ماہِ شعبان کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اِس مہینے میں ہمارے اعمال، ربِّ جلیل، خالقِ عظیم، اَللہ جَلَّ جلالُہٗ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں، چُنانچہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس مہینے میں نفلی روزوں کی کثرت کیوں فرماتے ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: **«هُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ»**، "یہ وہ

مہینہ ہے جس میں اعمال ربُّ العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزے سے ہوں".

اسی لیے جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے؛ تاکہ روزے کی حالت میں تمام دن، اپنے رب کی عبادت میں گزاریں، اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:**"مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ".** "میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کبھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی (اور) مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں جتنے شعبان میں رکھتے تھے.

"لہذا میرے بھائیو! ربِّ رحمٰن کی رضا کے حصول کے لیے، رمضان المبارک کی تیاری کے لیے، اور سُنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے، ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھیں.

اللہ کے بندو، عزیز بھائیو! ماہِ شعبان ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اِس میں رب تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں، اور اعمال نامے نیکیوں سے بھر دیے جاتے ہیں، اور اِسی مہینے میں ایک بابرکت رات آتی ہے، جو کہ نصف شعبان کی رات ہے، جس میں اللہ رب العزت اپنے بندوں کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اُن کے دلوں کی پاکیزگی، سینوں کی سلامتی، اور باطن کی طہارت کو دیکھتا ہے، پھر اُنھیں اپنی بے انتہاء رحمت میں داخل کرتا ہے، اور اپنی وسیع مغفرت کے دروازے اُن پر کھول دیتا ہے. نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ؛ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ»، "اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنے تمام بندوں پر خصوصی نظر فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرَوَر کے". تو میرے بھائیو، پاکیزہ دل رکھنے والو! کینہ و بغض کو دل سے نکال دیجیے، حسد و عداوت سے بچیے، کیونکہ یہ بُری خصلتیں آپکے اور رب تعالیٰ کی مغفرت کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہیں. اور یہ صدا ہر اس شخص کے لیے ہے، جو ماں باپ کا نافرمان ہو، جو اپنے بہن بھائیوں سے قطع تعلق رکھے، جو کسی کا حق دَبا بیٹھے، جو پرَائی چیز پر قبضہ جمانے کو اپنے

لیے حلال سمجھ لے، یا جو اپنے معاشرے کے کسی بھی فرد پر ظلم کرے، کہ اے اللہ کے بندے! جس کی تو نے نافرمانی کی ہے، اُس کے ساتھ نیکی کر، جس سے رشتہ توڑا ہے، اُس سے جوڑ، جس سے جھگڑا کیا ہے، اُسے معاف کر. اور اے لوگو! ایک دوسرے کو معاف کرو، اپنے اختلافات پسِ پُشت ڈال دو، صلہ رحمی کا مظاہرہ کرو، اپنے عزیزوں، ہمسایوں، دوستوں بلکہ اپنے معاشرے کے ہر فرد کے ساتھ بھلائی اور حُسنِ سلوک سے پیش آؤ، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾. اور آپس میں صلح کرو". ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾"، "نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ".

لہذا میرے بھائیو! اس مقدس مہینے میں اپنے تَن بدَن کو رب تعالی کی عبادت کا عادی بنائیں، اپنے دلوں اور روحوں کو پاکیزہ کریں، نیکی و بھلائی کے کاموں میں اضافہ کریں، تاکہ آپ رمضان کی برکتوں سے مالامال ہوکر جنت کے دروازوں پر دستک دے سکیں، بلاشبہ "رجب، بونے کا مہینہ ہے، شعبان، پانی دینے کا مہینہ ہے، اور رمضان، فصل کاٹنے کا مہینہ ہے".

ایک عالم فرماتے ہیں: جو چاہتا ہے کہ رمضان میں عبادت کی بہاریں لُوٹے، اور اللہ کی مغفرت کی بارش سے فیض یاب ہو، اُسے چاہیے کہ شعبان میں ہی نیک اعمال کے

ذریعے اِسکی تیاری کرے، ربِّ رحمن کی اطاعت میں مشغول ہو، اور اپنے دل کو ہر انسان کے لیے، ہر طرح کے بُغض وکینہ سے پاک کرے. اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہِ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطافرمائے، ہمارے نیک اعمال کو اپنی بارگاہ میں بلند فرمائے، ہمارے گناہ معاف فرمائے، ہمارے دلوں کو پاکیزہ بنائے، اور ہمیں اپنی اطاعت، نیزان کی اطاعت کی توفیق دے جن کی اطاعت کا اس نے اپنے اس فرمان میں حکم فرمایا:: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْوَاهِبِ، أَنْزَلَ إِلَيْنَا الْقُرْآنَ خَيْرَ صَاحِبٍ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ. نمازی بھائیو! اللہ کے فضل کے طلب گارو! ماہِ شعبان قرآن اور اسکی تلاوت کرنے والوں کا مہینہ ہے، جیساکہ بعض تابعین سے منقول ہے. توآیئے! اس مہینے میں تلاوتِ کلامِ پاک کی کثرت کریں، سفر و حضر میں اِسے اپنا ساتھی بنائیں، تمام اوقات و احوال میں اِسے اپنے ساتھ رکھیں، اِس کی تلاوت اس طرح کریں، ﴿**حَقَّ تِلَاوَتِه**﴾ جیسے اسکی تلاوت کا حق ہے، تاکہ ہم اس کی رفاقت کا شرف حاصل کرسکیں: کیونکہ قرآن کریم سب سے معزز ساتھی ہے، سب سے وفادار دوست ہے، بہترین ہم نشین ہے، اور اپنے پڑھنے والے کے لیے سب سے اچھا انیس ہے،

لہذا، اے بندگانِ رحمان! آج ہی سے، اور ابھی ہی سے، قرآن مجید کی تلاوت کی یومیہ مقدار مقرّر کرلیں، جس کے ذریعے آپ رمضان المبارک کا استقبال کرسکیں، اور اپنے اہل و عیال کو تلاوتِ قرآن کے لیے جمع کریں، اُس کی آیات کی تلاوت کریں، اور اُن احکام پر عمل پیرا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے اُس میں نازل فرمائے ہیں، یہی وہ طریقہ کار ہے جو رمضان المبارک کے اُس بابرکت مہینے میں، رب تعالیٰ کی کتاب کو سمجھنے اور اُس

پر تدبر کرنے کے لیے مُعاون و مددگار ثابت ہوگا، جس میں قرآن نازل کیا گیا، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾، "رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے"

لہذا میرے بھائیو، ہر قسم کے ذکر و اذکار کا خوب لگن کے ساتھ اہتمام کریں، اور اس کی علمی مجالس و حلقات میں شرکت کریں، اور اس مہم جوئی کو غنیمت جانیے جو الْهَيْئَةُ الْعَامَّةُ لِلشُّؤُونِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَالْأَوْقَافِ وَالزَّكَاةِ نے ماہِ شعبان میں، "**مَسَاجِدُنَا حِصْنٌ وَإِيمَانٌ**"، "مساجد ہماری، مُحافظِ ملت، مراکزِ ایمان" کے عنوان سے شروع کی ہے. یہ وہ بابرکت مجالس ہیں جو ذکرِ الٰہی سے معمور ہیں، علم سے لبریز ہیں، ربِّ رحمان سے تعلق کو مضبوط کرنے والی ہیں، شُرکاء کے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور کرنے والی ہیں، اور معاشرتی اقدار کو نسل در نسل راسخ کرنے والی ہیں.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِكِتَابِكَ مُصَاحِبِينَ، وَلِشَهْرِ شَعْبَانَ مُسْتَثْمِرِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.**